

بیتِ نبویؐ کی تاریخ طبری کا سفر لاہور

محمد علی الدین
فیصل آباد

شمارہ نمبر 1 - ہمدانی الثانی 1435ھ - 2014ء



افضالیہ حضرت سیدنا بقی اکبر رضی اللہ عنہ



تصویر رہبانیت

سلسلہ افسانہ

فردوس

نور حدیث

نور افقہ

صدیقہ سلیکیشن فیصل آباد

ناشر

الْأَبْدَانُ لِلَّهِ تَطَوَّلَ الْقُلُوبُ

سین و آل کے
ذکر سے ہی
دلوں کو طینان
بتاتے

پیر محمد علاؤ الدین صدیقی

زینتِ بنگالہ استاد عالیہ نیرالی خولت آزاد کوئٹہ
چند مہینے کی دیر میں انٹرنیشنل
نورن دی

پروگرام

12-15 بجے
ماہنامہ المیزان
بیمارستان بھٹنہ خواجگانہ خانہ ذکر
صلوٰۃ و سلام دعا لنگر و صدقہ

محفل کرام

مرکزی جامع مسجد محمدی الدین سدھار جھنگ روڈ فیصل آباد

حافظ محمد عیسیٰ یوسف صدیقی

مدرسہ محمدی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

فیضانِ رحمت

پیشگی تعیناتی نظمیں کا نمونہ لکھنا

محمد الدین

آفتاب علم و حکمت و آفتابِ روزِ حقیقت
حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب
زینتِ بنگالہ استاد عالیہ نیرالی خولت آزاد کوئٹہ

شمارہ نمبر 1 - جمادی الثانی 1435ھ 2014ء

زینتِ بنگالہ

سپر سٹار

زینتِ بنگالہ

زینتِ بنگالہ

زینتِ بنگالہ

حاجی محمد بشیر اود صدیقی

محفل کرام

حافظ محمد عیسیٰ یوسف صدیقی

پروفیسر ڈاکٹر محمد علی قریشی صاحب
شیخ الحدیث علامہ محمد تقی اعظمی صاحب
علامہ محمد عظیم الحق محمودی صاحب
علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب

محفل کرام

ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ
محمد آصف صدیقی (مدیر شیخ)
محمد صدیق صدیقی * محمد یونس صدیقی
ڈاکٹر محمد یوسف شیخ * حامد محمد صدیقی
بشیر احمد صدیقی * طارق جمیل صدیقی
محمد عادل صدیقی * محمد نعیم صدیقی
عاطف امین صدیقی * عبدالرشید صدیقی
محمد یار صدیقی * محمد یاروں صدیقی
محمد خالد صدیقی * مفتی غلام رسول صدیقی

اس شکلے میں

- اداریہ
- نور قرآن
- نور حدیث
- نور فقہ
- تصوف اور روحانیت
- منقبت
- افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- فضیلت علم
- سلسلہ نقشبندیہ
- باتیں کام کی، غلطیاں انسان کی
- غورو و تقبر

فاؤت آرٹسٹ

رابطہ نمبرز
041-2636130
0321-7611417

جملہ میران

محمد الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

صدیقہ سلیکشن فیصل آباد

جامع مسجد محمدی الدین
سدھار جھنگ روڈ فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اداریہ

سب تعریفیں، عظمتیں، قدرتیں، نعمتیں، تحمید و تقدس عظمت و کبریائی اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔ جو سارے جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ ان گنت بے شمار، درود و سلام اللہ کے پیارے محبوب، نبی مکرم، شفیع معظم نور مجسم جان کائنات، فخر کائنات، مقصود کائنات، قاسم جنت و کوثر مصطفیٰ جان رحمت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کیلئے جو سارے جہانوں کے لئے عرش فرش کیلئے جنات، حیوانات نباتات تمام تخلیقات کیلئے سراپا رحمت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔

وہ ہر عالم کی رحمت تھے کسی عالم میں رہ جاتے
اُن کی مہربانی کہ ان کو یہ عالم پسند آیا

قارئین کرام:

میرے مرشد کریم عالم اسلام کی عظیم روحانی شخصیت پیکر شفقت و محبت سرتاج الاولیاء حضرت علامہ پیر محمد علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ چیئرمین محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل کی صحبت میں بیٹھنے والوں کو جہاں جام توحید و عشق رسول کریم ﷺ نصیب ہوتا ہے وہاں خدمت اسلام کا جذبہ بھی عطا ہوتا ہے

آرزو یہی ہے

خدمت اسلام کرنا

فیضان صدیقی عام کرنا

اپنے حصے کا کام کرنا

مجلد محی الدین کا پہلا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں قرآن و حدیث کا نور تصوف کا سرور ضرور حاصل فرمائیں۔ خود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی تحفہ دیں۔

محمد عدیل یوسف صدیقی

نور قرآن

ہر جائز کام بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کیجئے
کی ابتدا

برادران اسلام!

اللہ پاک کا بے انتہا شکر ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں حضور نبی کریم ﷺ کے اُمّی ہونے کا شرف حاصل ہے اس عظیم اور قابل فخر نسبت پر جتنے بھی کلمات تشکر اور سجدے کئے جائیں حق ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ اُس کریم کی کرم نوازی اور بندہ پروری ہے۔ کہ اس نے ہمیں انسان بنا کر اسلام کی لازوال دولت سے بھی سرفراز کیا۔

نہیں تو حیوان، چرند پرند، کیڑے کوڑے اور بھی جس قدر مخلوق ہے ساری اُسی کی ہے۔

اب جو صاحب ایمان اپنی زندگی کا رخ مصطفیٰ کریم ﷺ کی سیرت کی جانب موڑے گا وہ کامیاب ہوگا، سرخرو ہوگا، مطمئن ہوگا، کامل ہوگا، نجات یافتہ میں شامل ہوگا۔

ہماری زندگی کے ایام گزر رہے ہیں۔ یہ نظام چلتا رہے گا۔ ہمارے دین دنیا کے کام ہو رہے ہیں۔ اور اگر کام میں، ایام میں، نظام میں، اپنی اوقات سے بڑھ کر برکت چاہتے ہیں۔ بے برکتی سے نجات چاہتے ہیں تو پھر ہر جائز کام کی ابتداء اپنے پیدا کرنے والے رب کے نام سے کرنا ہوگی۔

اس لئے کہ مسلمان تو اپنے رب سے محبت کرتا ہے۔ اطاعت خدا اور اطاعت مصطفیٰ ﷺ سے ہی محبت میں کمال حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ہمارے محبوب مکرم شفیع معظم نور مجسم امام الانبیاء ﷺ نے ہمیں ہر نیک اچھے اور جائز کام کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

☆ حضور نبی کریم شفیع معظم نور مجسم ﷺ کا ارشاد مقدس ہے۔

دروازہ بند کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو۔

چراغ گل کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو۔

برتن ڈھانکتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو۔

مشک کا منہ بند کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو۔

اور فرمایا۔

☆ اگر تم میں سے کوئی شخص عمل تزویج کے وقت بسم اللہ، اے اللہ ہم کو شیطان سے محفوظ

رکھو اور جو (اولاد) ہم کو عطا کرے اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ، تو اگر اس عمل میں ان کیلئے اولاد مقدر کی جائے گی تو اس کو شیطان کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ (بیان القرآن)

☆ حضور رحمۃ اللعالمین سرکار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

☆ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے، شیطان ان کھانے کو اپنے لئے حلال کر لیتا ہے۔ (یعنی اس کھانے میں برکت نہیں رہتی اور شیطان اس میں شامل ہو جاتا ہے)۔

☆ کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا سنت ہے اگر بھول جائیں تو درمیان میں پڑھنا بھی سنت ہے اور درمیان میں یوں پڑھے بسم اللہ اولہ و آخرہ (بیان القرآن)

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ پہلے ڈاکو تھے ایک مرتبہ اپنی مستی میں آرہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ کے ٹکڑے پر نظر پڑی آپ نے اسے اٹھایا اس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی تھی۔ آپ نے تعظیم سے اس کاغذ کو قیمتی خوشبو سے معطر کیا اور محفوظ کر لیا پاک جگہ پر رکھا۔ یہ ادا اللہ کریم کو پسند آئی تو پیغام بھیج دیا۔

بشر! تم نے میرے نام کو معطر کیا مجھے اپنی عزت کی قسم میں دنیا و آخرت میں تیرے نام کی خوشبو پھیلا دوں گا۔ یہاں تک کہ جو بھی تیرا نام لے گا اس کے دل کو راحت حاصل ہوگی۔ اس کے بعد آپ نے توبہ کی اور ولی کامل بن گئے۔ (کشف المحجوب)

دوستو مسلمان بھائیو!

اللہ تعالیٰ کے نام کی برکات کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لئے اپنے ہر کام (جو جائز ہو) کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کیجئے اور برکات حاصل کیجئے۔

یاد رکھئے! ناجائز اور حرام کاموں کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے خلاصۃ الفتاویٰ میں مذکور ہے اگر کسی شخص نے شراب پیتے وقت یا حرام کھاتے وقت یا زنا کرتے وقت بسم اللہ پڑھی تو وہ کافر ہو جائیے گا۔ یہاں حرام سے مراد حرام قطعی ہے۔ کیونکہ کسی کام کے شروع میں اللہ کریم سے استعانت اور برکت حاصل کرنے کیلئے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جاتی ہے۔ اور اللہ پارک سے مدد اسی کام میں حاصل کی جائے گی۔ جس کام کو اس نے جائز کیا ہو اور اس پر وہ راضی ہو اس لئے کسی حرام کام پر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا اس کو حلال قرار دینے کے مترادف ہے۔ اور حرام کو حلال قرار دینا کفر ہے۔

☆ ☆ ☆

شکوہ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا اپنے حصے کی کوئی شمع جلانے جاتے

علمی فکری نشست

سچے جذبے کی لگن کے کامیاب انعقاد پر علم دوست شخصیت

چیرمین البرہان انٹرنیشنل

علامہ محمد افضل سعید صاحب

کو دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

نور حدیث



حافظ جنید محمود

یعنی اعمال کا ثواب تو نیتوں پر موقوف ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اعمال دو قسم کے ہیں۔ بڑے اعمال اور اچھے اعمال، بُرا عمل تو خواہ اچھی نیت سے کیا جائے اس پر ثواب ملنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ اس لئے کہ بُرا عمل تو بہر صورت برائی ہے اور باعث عذاب ہے۔

رہ گیا اچھا عمل! تو اس بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تمام اچھے اعمال خواہ دل کے اعمال ہوں یا دوسرے اعضاء کے، اوامر پر عمل ہو، یا نواہی سے بچنا ہو، عبادت کے اعمال ہوں یا عادات کے، ان سب اعمال پر ثواب اسی وقت ملے گا جب ان اعمال کو تقرب الہی اور رضائے الہی کی طلب کی نیت سے کیا جائے گا اور اگر معاذ اللہ کوئی عمل خواہ کتنا ہی اچھا سے اچھا کیوں نہ ہو۔ خدا کی خوشنودی کی نیت نہ کیا جائے بلکہ ریا کاری یا شہرت یا لذت نفس یا اور کسی غرض فاسدہ کی نیت سے کیا جائے تو اگرچہ وہ عمل فرض واجب یا سنت و مستحب ہی کیوں نہ ہو۔ مگر ہرگز اس پر کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ اَللّٰہُ نَقْصَانِ اَیْمَانٍ اور عتاب جان کا باعث اور دونوں جہاں میں خسران و حرمان کا سامان بن جائے گا۔

مثلاً کون نہیں جانتا کہ ”نماز“ ایک ایسا بہترین اور اچھا عمل خیر ہے کہ ام القرائن اور افضل العبادات ہے۔ اگر خدا کی رضا و خوشنودی اور اس کے قرب رحمت کو طلب کرنے اور ادائے فرض خداوندی کی نیت سے نماز پڑھی جائے تو سبحان اللہ! اس کے اجر و ثواب کا کیا کہنا تو رہی نور، بلکہ نور اعلیٰ نور ہے لیکن یہی نماز اگر کوئی اس نیت سے پڑھے کہ لوگ مجھے نمازی سمجھ کر میری خوب خوب عزت اور آؤ بھگت کریں گے اور میری بزرگی کا خوب خوب شہرہ ہوگا تو ظاہر ہے کہ یہ نماز جو

افضل العبادات ہے اس بری نیت سے بدترین معصیت اور گناہ کا باعث بن گئی اور ایسے نمازی کو لعنتوں کی پھٹکار اور عذاب نار کے سوا قہار و جبار کے دربار سے اور کیا ملے گا۔

غرض ایک ہی اچھا عمل اچھی نیت سے لائق ثواب اور بُری نیت سے باعث عذاب بن جاتا ہے۔

اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام اعمال کے ثواب کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی پر ثواب ملتا ہے۔



خلیفہ بلا فصل امیر المومنین یار غار مصطفیٰ ﷺ یار مزار مصطفیٰ ﷺ
تاجدار صداقت کشتہ عشق رسالت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے

کشتہ عشق رسالت سیمینار

مورخہ 25 اپریل 2014ء بعد از نماز مغرب

مرکزی جامع مسجد محی الدین بالمقابل سبزی منڈی جھنگ روڈ فیصل آباد

خاص خطبہ
دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث والفقیر
حضرت علامہ مولانا
محمد یوسف نقشبندی

اختتام محفل لنگر صدیقیہ تقسیم ہوگا۔

الداعی:- خدام محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد 0321-7840000

نورِ فقہ



از شیخ الحدیث علامہ محمد تقی صاحب

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی تو غسل نہیں ہوگا۔ (عامہ کتب فقہ)

1- کلی:- کہ منہ کے پرزے پرزے میں پانی پہنچ جائے فرض ہے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پورے تالو۔ دانتوں کی جڑ، زبان کے نیچے۔ زبان کی کروٹیں، غرض منہ کے اندر پرزے پرزے کے ذرے ذرے میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اگر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں ڈال کر اگل دینے کو کلی کہتے ہیں یاد رکھو کہ غسل میں اس طرح کلی کر لینے سے غسل نہیں ہوگا بلکہ غسل میں فرض ہے بھر بھر منہ پانی لے کر خوب زیادہ منہ کو حرکت دے تاکہ منہ کے اندر ہر حصہ میں پانی پہنچ کر بہہ جائے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو غسل کی کلی میں غرغہ بھی کرے۔ ہاں! روزہ کی حالت میں غرغہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے۔

2- ناک میں پانی چڑھانا:- غسل میں اس طرح ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے کہ سانس اوپر کو کھینچ کر ناک کے منتھوں میں جہاں تک نرم حصہ ہے اس کے اندر پانی چڑھائے کہ منتھوں کے اندر ہر جگہ اور ہر طرف پانی پہنچ کر بہہ جائے اور ناک کے اندر کی کھال یا ایک بال بھی سوکھنا نہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

3- تمام بدن پر پانی بہانا:- یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک بدن کے آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے ہرہ رزے، ہر ہر دو ٹکٹے اور ہر ایک بال کے پورے پورے حصہ پر پانی بہانا غسل میں فرض ہے۔ بعض لوگ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ادھر ادھر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور پانی بدن پر پوت لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا۔ حالانکہ بدن کے بہت سے ایسے حصے ہیں کہ اگر احتیاط کے ساتھ غسل میں ان کا دھیان نہ رکھا جائے تو وہاں پانی نہیں پہنچتا اور وہ سوکھا ہی رہ جاتا ہے یاد رکھو کہ اس طرح نہانے سے غسل نہیں ہوگا اور آدمی نماز پڑھنے کے قابل نہیں ہوگا۔ لہذا ضروری

ہے کہ غسل کرتے وقت خاص طور پر پانی پہنچانے کا دھیان رکھیں۔ سر اور داڑھی مونچھ بھوؤں کے ایک ایک بال بال اور بدن کے ہر ہر دو ٹکٹے کی جڑ سے نوک تک دھل جانے کا خیال رکھیں اسی طرح کان کا جو حصہ نظر آتا ہے اس کی گراہیوں اور سوراخ اسی طرح ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ، پیٹ کی پلیٹیں، بغلیں، ناف کے غار، ران اور پیڑ کا جوڑ، جگہ جگہ سادونوں سرینوں کے ملنے کی جگہ، نوکر اور خسیوں کے ملنے کی جگہ، خسیوں کے نیچے کی جگہ، عورت کے ڈھلکے پستان کے نیچے کا حصہ، عورت کی شرمگاہ کا ہر حصہ، ان سب کو خیال سے پانی بہا بہا کر دھوئیں تاکہ ہر جگہ پانی پہنچ کر بہہ جائے۔

غسل کا طریقہ

غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت یعنی دل میں نہانے کا ارادہ کر کے پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے، پھر استنجاء کی جگہ کو دھوئے، خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو، پھر بدن پر اگر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو بھی دھوئے۔ اس کے بعد وضو کرے اور کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مبالغہ کرے۔ پھر ہاتھ میں پانی لے کر سارے بدن پر ہاتھ پھیر پھیر کر بدل کو ملے خصوصاً جائزوں میں تاکہ کہیں بدن کا کوئی حصہ پانی پہنچے نہ رہ جائے۔ پھر داہنے کندے پر تین مرتبہ پانی بہائے۔ پھر تین بار بائیں کندھے پر بہائے۔ پھر سر پر اور پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے اور تمام بدن کے ہر حصہ کو خوب مل کر دھوئے اور اچھی طرح دھیان رکھے کہ کہیں ذرہ برابر بدن کی کھال یا کوئی روٹنگا اور بال پانی پہنچے نہ رہ جائے۔

مسئلہ:- جس پر غسل فرض ہوا اس کو بغیر بہائے، (۱) مسجد میں جانا (۲) طواف کرنا (۳) قرآن مجید کا چھوٹا (۴) قرآن شریف پڑھنا (۵) کسی آیت کو لکھنا حرام ہے اور فقہ وحدیث اور دوسری دینی کتابوں کو چھوٹا کر دھوئے مگر آیت کی جگہوں پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ لگانا حرام ہے۔ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ:- درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کرے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ:- غسل خانہ میں اگر چھت نہ ہونگے بدن نہانے میں کوئی حرج نہیں ہاں! البتہ عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ مگر ننگے نہائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور اگر تہبند باندھے ہوئے ہو تو نہاتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:- عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ مرد کھڑے ہو کر نہائے یا بیٹھ کر دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:- غسل کے بعد فوراً کپڑے پہن لے دیر تک ننگے بدن نہ رہے۔

مسئلہ:- جس طرح مردوں کو مردوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے اسی طرح عورتوں کو بھی عورتوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا جائز نہیں کیونکہ دوسروں کے سامنے بلا ضرورت ستر کھولنا حرام ہے۔ (عامہ کتب فقہ)

مسئلہ:- جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ بلکہ جلد سے غسل کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں جب یعنی ایسا آدمی ہو جس پر غسل فرض ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر غسل کرنے میں اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب اگر تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۲)

مسئلہ:- جس شخص پر غسل فرض ہے اگر وہ کھانا کھانا چاہتے ہیں یا عورت سے جماع کر ہے تو اس کو چاہیے کہ وضو کر لے یا کم سے کم ہاتھ منہ دھو لے اور کلی کرے اور اگر ویسے ہی کھاپی گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کئے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ مگر جس شخص کو احتلام ہوا ہو اس کو بے نہائے ہوئے عورت کے پاس نہیں جانا چاہیے۔

شریعت ج ۲ ص ۴۲)



تصوف اور رہبانیت

مرشد کریم حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات مفتاح الکفر سے انتخاب سوال:- سنا ہے تصوف رہبانیت ہے آپ اس کی حقیقت کے بارے میں ہمیں سمجھائیں کہ اس کا سماج کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جواب:- تصوف اسلام کی روح ہے۔ مثلاً نماز کو لیجئے اچھی طرح وضو کرو صاف ستھرے لباس پہنو۔ جگہ صاف ہو وقت صبح ہو قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کے ساتھ ساتھ ناف کے نیچے باندھ لیں۔ رکوع سجود وغیرہ تمام ارکان کی تکمیل کرو یہ سب لوازمات ہیں۔ نیت یہ ہے کہ اللہ کے لئے پڑھ رہا ہوں۔ شریعت آپ کو نمازی کہہ رہی ہے تصوف یہ کہتا ہے کہ جو فعل جس کے لئے ہے اس کے تصور میں اس قدر گرم ہو جاؤ کہ اس کے جلوے دل و روح میں اتر کر آپ کو سرور کی کیفیت عطا کر دیں یہ سرور قرب کی کیفیت تصوف ہے گویا ارکان کی تکمیل شریعت ہے۔ ان کے نور سرور کی کیفیت تک رسائی تصوف ہے۔ یہ مقام سرور و حضور تصوف کے بغیر ناممکن ہے۔ اس مسئلے کو ایک مثال کے ذریعے اور بھی آسان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ مثلاً کیلا ہے اس کا چھلکا بھی ہے اور اس کا گودا بھی ہے۔ دونوں کی موجودگی کا نام کیلا ہے۔ کیلا چھلکے کے بغیر ناقابل قبول ہے۔ چھلکا کیلے کے بغیر عزت نہیں چھلکا ہی کیلے کا محافظ ہے ہر ایک کی نظر چھلکے پر ہے مگر گودے کے بغیر چھلکا بے معنی و بے مقصد ہے۔ کیلا مقصود بالذات ہے چھلکا نہیں یعنی چھلکا شریعت ہے اور کیلا طریقہ خود فیصلہ کر لیں کہ دونوں کتنے لازم و ملزوم ہیں۔

تصوف کا عمومی تصور خدمتِ خلق ہے۔ مگر ایک بات کی وضاحت ضروری ہے۔ لفظ خلق میں ہندو، کافر، منافق، کتا، بلی، شیر، ریچھ، بندر سب ہی شامل ہیں۔ تو کیا سب ہی قابلِ خدمت ہیں؟ شریعت مطہرہ یہ کہتی ہے کہ جب تک کوئی ضرر نہ پہنچائے اس کو نہ چھیڑا جائے تصوف

یہ کہتا ہے اس تصور سے گذر کر ایسا انداز اختیار کریں۔ ایسا خلق پیش کریں کہ چھیڑ چھاڑ تک نوبت ہی نہ آئے انسان اس خلق کی برکت سے اسلام میں داخل ہونے اور حیوانات اپنی عادت تبدیل کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

مشہور واقعہ ہے کہ ایک کافر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مقابلے میں آیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس کو زمین پر گرایا تلوار کھینچی۔ اس کافر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے چہرہ مبارک پر تھوک دیا۔ آپ نے اپنی تلوار کو واپس نیام میں کر لیا تاکہ اس کے بعد کا وارذاتی انتقام کے زمرے میں نہ آئے یہاں واقعہ ختم ہو گیا۔ مگر میں علماء کی اجازت کے ساتھ ایک سوال کرتا ہوں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تلوار چلاتے تو کیا ہوتا اگر تلوار نہیں چلائی تو کیا ہوا؟ جواب اس کا یہ ہے کہ تلوار چلتی تو کافر کتنا اور نہیں چلی تو کافر قہقہہ کیا کفر کیا یہ ہے تصوف کا درس کہ مریض نہ مارو مرض کو مارو۔ صوفی انسانیت کا دشمن نہیں بلکہ دوست ہوتا صوفی کی نفرت بُرے سے نہیں بلکہ بُرائی سے ہوتی ہے۔ اگر صوفیاء بُروں سے نفرت کرنے لگیں تو کون ہوگا جو بُروں کو منزل کی راہنمائی کرے گا۔ محبت و حسن خلق کے اندر تسخیر عالم کی قوت رکھی گئی ہے اور یہ دولت صرف صوفیائے کرام کے پاس ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ اس دولت کو تقسیم بھی صوفیائے کرام نے ہی کیا ہے۔

ایک قدم اور آگے چلیں انسان عام طور پر جسم و روح کے مجموعے کا نام ہے۔ جسم، روح ایک کا تعلق فناء سے ایک کا تعلق بقاء سے، فناء کے اجزاء غالب آگئے تو بندہ بظاہر مر کر بھی مابقی بقاء ہے گا۔ انسان کے اندر چار اجزاء ہیں اور چاروں فانی ہیں۔ آگ، ہوا، مٹی اور پانی آگ کا اپنا مزاج ہے پانی کا اپنا مزاج ہے۔ ہوا کا اپنا مزاج ہوتا ہے۔ رب کریم نے ایک خاص حکمت کے تحت انسان کو ان تین اجزاء کی عادت کے ساتھ منسوب تو رکھا مگر مذکور نہیں فرمایا۔ صرف ایک

جو ہر خاکی کے ساتھ مذکور فرمایا۔ انسان کو کوئی آبی ناری یا ہوائی نہیں کہتا بلکہ خاکی کہا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ خاک کے اندر رب کریم نے کچھ پسندیدہ عادتیں رکھی ہیں۔ ان سب عادات میں جو سب سے ارفع و اعلیٰ جس کا ذکر ہم نے اس عنوان کے تحت کرتا ہے۔ وہ محبوب ترین عادت وفا ہے وہ امانت ہے وہ عاجزی ہے وہ انکساری ہے۔ اس وقت ہم نے وفاء کے غلبے کی حکمت پر بات کرنی ہے۔ تاکہ ثابت ہو جائے کہ بندہ بے وفاء نہیں عقل کی بناء پر جس نے سب کچھ دیا ہے حق بنتا ہے کہ بندہ اس کا وفادار رہے۔ پوری کائنات کی فضیلتیں جس نے دی ہیں اس کے ساتھ وفا کا تقاضا ہے کہ یہ تمام فضیلتیں اپنی پیشانی میں سمیٹ کر اس کو اپنے مالک کی بارگاہ میں جھکا دیں تاکہ حق وفاء ادا ہو۔

(دربار شریف 1993ء)



تیری نسبت نے سنوارا ہے میرا طرز حیات

انتہائی مسرت کی بات ہے کہ ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب کی اہلیہ محترمہ محمد بابر حفیظ صدیقی، محمد ہمایوں حفیظ صدیقی کی والدہ محترمہ نے جب مرشد کریم حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی نسبت حاصل کی تو قبلہ حضرت صاحب کی نسبت نے درود شریف ایسا ذوق عطا فرمادیا۔ کہ ماں جی نے ایک کڑور مرتبہ درود شریف پورا کر لیا ہے ایک کڑور مرتبہ درود شریف کی پورا کرنے پر تمام برادران طریقت مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اللہ کریم ہم سب کو ذکر و درود کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

منقبت

نبی صدیق اکبر ﷺ کا خدا صدیق اکبر کا

بیان ہو کس زبان سے مرتبہ صدیق اکبر کا
الہی رحم فرما خادم صدیق اکبر ہوں
زسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
گدا صدیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
ضیاء میں مہر عالم تاب کا یوں نام کب ہوتا
نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر کا
ضعفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
خدا اکرام فرماتا ہے اٹھی کہہ کے قرآن میں
صفا وہ کچھ ملی خاک سر کوئے پیغمبر سے
مقام خواب راحت چین سے آرام کر دیکا
علی ہیں اُس کے دشمن علی کا ہے
لٹایا راہ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
ہے یار غار محبوب خدا صدیق اکبر کا
تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر کا
نہ ہوتا نام اگر وجہ ضیا صدیق اکبر کا
نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا
سہارا لیں ضعیف واقویا صدیق اکبر کا
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقا صدیق اکبر کا
مصفا آئینہ ہے نقش پا صدیق اکبر کا
بنا پہلوئے محبوب خدا صدیق اکبر کا
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا
کہ لٹ کر حسن گھر بن گیا صدیق اکبر کا
مولانا حسن رضا خان بریلوی

دل مرتضیٰ ﷺ سوز صدیق اکبر دے

الہی ترپنے پھڑکنے کی توفیق دے

افضلیت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ صدیقی

علمائے اہلسنت کا اس امر پر اجماع اور اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کے بعد حضرت عمر کے بعد حضرت عثمان کے بعد حضرت علی کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کے بعد دیگر حضرات پھر اصحاب بدر پھر باقی اصحاب اُحدان کے بعد بیعت رضوان والے اصحاب اور ان کے بعد دیگر اصحاب رسول ﷺ تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ (تاریخ الخلفاء ۱۰۸)
حضرت ابوبکر کو سب سے پہلے اسلام لانے کا شرف حاصل ہے بعض کے نزدیک حضرت علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں امام اعظم ابوحنیفہ نے اس طرح کے مختلف اقوال میں یوں تطبیق کی ہے کہ مردوں میں سیدنا ابوبکر صدیق عورتوں میں حضرت خدیجہ اور بچوں میں سیدنا علی کو سب سے پہلے ایمان لانے کا اعزاز حاصل ہے۔

تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق قبول اسلام کے بعد سے آقا مولیٰ کے وصال مبارک تک ہمیشہ سفرو حضر میں آپ کے رفیق رہے بجز اس کے کہ نبی کریم کے حکم یا اجازت سے آپ کے ساتھ نہ رہ سکے ہوں۔

آپ تمام صحابہ کرام میں سب سے زیادہ نخی تھے۔ آپ نے کثیر مال خرچ کر کے کئی مسلمان غلام آزاد کرائے۔ ایک موقع پر سرکارِ دو عالم نے فرمایا۔ ابوبکر کے مال نے مجھے جتنا نفع دیا اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا اس پر حضرت ابوبکر نے روتے ہوئے عرض کی، ”میرے آقا! میں اور میرا مال سب آپ ہی کا ہے“

تمام صحابہ کرام میں آپ ہی سب سے زیادہ عالم تھے۔ آپ سے ایک سو بیالیس احادیث مروی ہیں حالانکہ آپ کو بکثرت احادیث یاد تھیں قلتِ روایت کا سبب یہ ہے کہ احتیاط کے پیش نظر آپ نبی کریم کا عمل یا اس سے حاصل شدہ مسئلہ بیان فرمایا کرتے۔ آپ سب

سے زیادہ قرآن اور دینی احکام جاننے والے تھے۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ نے آپ کو نمازوں کا امام بنایا تھا۔ آپ ان خاص صحابہ میں سے تھے جنہوں نے قرآن کریم حفظ کیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے سلسلے میں سب سے زیادہ اجر و ثواب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملے گا کیونکہ سب سے پہلے قرآن کریم کتاب کی صورت میں آپ ہی نے جمع کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رسول کریم ﷺ کے وزیر خاص تھے چنانچہ حضور ﷺ آپ سے تمام امور میں مشورہ فرمایا کرتے تھے آپ اسلام میں ثانی، غار میں ثانی، یوم بدر میں سائبان میں ثانی اور مدفن میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ ثانی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے آپ پر کسی کو فضیلت نہیں دی۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ مرتدوں سے جہاد اور ان کے فتنے کا مکمل انسداد ہے۔ یمامہ، بحرین اور عمان وغیرہ کے مرتدین کی سرکوبی کے بعد اسلامی افواج نے الیمہ، مدائن اور جنادین کے معرکوں میں فتح حاصل کی آپ کی خلافت کی مدت ۲ سال ۷ ماہ ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ یہ اونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے ہیں اور یہ بڑا پیالہ جس میں ہم کھاتے پیتے ہیں اور یہ چادر جو میں اوڑھے ہوئے ہوں ان تین چیزوں کے سوا میرے پاس بیت المال کی کوئی چیز نہیں۔ ان چیزوں سے ہم اس وقت تک نفع لے سکتے تھے جب تک میں امور خلافت انجام دیتا تھا۔ میرے انتقال کے بعد تم ان چیزوں کو حضرت عمر کے پاس بھیج دینا۔ آپ کے وصال کے بعد جب یہ چیزیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو واپس کی گئیں تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اپنے جانشین کو مشقت میں ڈال دیا۔

امام فہمی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے چار ایسی خصوصیات سے متصف فرمایا جن سے کسی اور کو سرفراز نہیں فرمایا۔

☆ آپ کا نام صدیق رکھا۔

☆ آپ غار ثور میں محبوب خدا ﷺ کے ساتھ رہے۔

☆ آپ ہجرت میں حضور ﷺ کے رفیق سفر رہے۔

☆ حضور ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی آپ کو صحابہ کی نمازوں کا امام بنادیا۔

☆ آپ کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی چار نسلوں نے صحابی ہونے کا شرف پایا۔

☆ آپ صحابی! آپ کے والد ابوقحافہ صحابی، آپ کے بیٹے عبدالرحمن صحابی اور ان کے بیٹے ابوقتیق محمد بھی صحابی رضی اللہ عنہ۔ (ماخوذ از تاریخ الخلفاء)

شان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ احادیث کی روشنی میں

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بیشک اپنی صحبت اور مال کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مجھ پر احسان کرنے والا ابوبکر ہے۔ اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو غلیل بنایا تو ابوبکر کو بنانا لیکن اسلامی اخوات و مودت تو موجود ہے آئندہ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کسی کا دروازہ کھلا نہ رکھا جائے۔ (بخاری کتاب المناقب)

☆ دوسری روایت میں یہ ہے کہ ابوبکر کی کھڑکی کے علاوہ (مسجد کی طرف کھلنے والی) سب کھڑکیاں بند کر دی گئیں (صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ)

☆ سرکارِ دو عالم ﷺ نے اپنے وصال سے دو تین دن قبل یہ بات ارشاد فرمائی اس بناء پر شارحین فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے اور دوسروں کی گفتگو کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو غلیل بنانا تو ابوبکر کو غلیل بنانا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور تمہارے اس صاحب کو اللہ تعالیٰ نے غلیل بنایا ہے۔ (مسلم کتاب فضائل الصحابہ)

☆ غلیل سے مراد ایسا دلی دوست ہے جس کی محبت رگ و پے میں سرایت کر جائے اور وہ ہر راز پر آگاہ ہو حضور اکرم ﷺ نے ایسا محبوب صرف اللہ تعالیٰ کو بنایا۔ رب تعالیٰ نے بھی آپ کو اپنا ایسا محبوب و غلیل بنایا ہے کہ آپ کی خلت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی خلت سے زیادہ کامل اور اکمل ہے (اشعۃ اللمعات، ملخصاً)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جس وقت ہم غار میں تھے۔ میں نے اپنے سروں کی جانب مشرکوں کے قدم دیکھتے تو عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر! تمہارا ان دو کے متعلق کیا خیال ہے جن میں کا تیرا اللہ تعالیٰ ہے۔ (مسلم کتاب فضائل الصحابہ)

☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لشکر ذات السلاسل پر امیر بنا کر بھیجا۔ ان کا بیان ہے کہ جب حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا عائشہ۔ میں عرض گزار ہوا۔ مردوں میں سے؟ فرمایا۔ اس کے والد محترم یعنی ابوبکر۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون؟ فرمایا۔ عمرؓ میں اس ڈر سے خاموش ہو گیا کہ مبادا مجھے سب سے آخر میں رکھیں (بخاری، مسلم)

☆ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں عرض کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ، میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ تیسری بار میں ڈرا کہ کہیں یہ نہ فرمائیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ اس لئے میں نے عرض کی کہ پھر آپ ہیں؟ فرمایا۔ میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔ (بخاری کتاب المناقب)

☆ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے آج کون روزہ دار ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے آج کس شخص نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض میں نے۔ پھر ارشاد ہوا تم میں سے آج کس شخص نے مریض کی عیادت کی؟ آپ ہی نے عرض کی میں نے۔ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں (ایک ہی دن میں) یہ اوصاف جمع ہو گئے وہ جنتی ہوگا (مسلم باب فضائل ابی بکر)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کسی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر شمار نہیں کیا کرتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو، کو دیگر صحابہ پر فضیلت دیتے

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دیتے۔ (بخاری کتاب المناقب)

☆ انہی سے مروی ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں ہم کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل ترین حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (ترمذی، ابوداؤد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت کے آخر میں ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کو جنت کے تمام دروازوں سے جنت میں جانے کے لئے بلایا جائے گا۔

آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں اے ابوبکر! مجھے اُمید ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں میں سے ہوں۔ (بخاری، کتاب المناقب)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہمارے بہترین فرد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم غار میں میرے ساتھی تھے اور عرض پر میرے ساتھی ہو گے۔ (ترمذی)

☆ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی قوم کے لئے مناسب نہیں کہ ان میں ابوبکر ہو اور ان کی امامت کوئی دوسرا کرے۔ (ترمذی)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کافی مال تھا۔ میں نے کہا کہ اگر کسی روز میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاسکا تو آج کا دن ہوگا۔ پس میں نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر والوں کے لئے کتنا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اس کے برابر۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے آئے تو فرمایا۔ اے ابوبکر اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا۔ عرض گزار ہوئے ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں میں نے کہا میں ان سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے اس دن سے ان کا نام عتیق مشہور ہو گیا۔ (ترمذی، حاکم)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ ہوں کہ زمین سب سے پہلے میرے اوپر سے شق ہوگی پھر ابوبکر سے پھر عمر سے، پھر بقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ یہاں تک حرمین کے درمیان حشر کیا جائے گا۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس جبریل آئے تو میرا ہاتھ پکڑا تا کہ مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھائیں جس سے میری امت داخل ہو گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا، تاکہ اس دروازے کو دیکھتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر، تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ (ابوداؤد)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء کے علاوہ سورج کبھی کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو ابوبکر سے افضل ہو۔ (الصواعق المحرقة ۱۰۳، ابونعیم)

☆ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھے خصائل تین سوساٹھ ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے مجھ میں کوئی خصلت موجود ہے؟ ابوبکر! مبارک ہو۔ تم میں وہ سب اچھی خصلتیں موجود ہیں۔ (الصواعق المحرقة ۱۱۲، ابن عساکر)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ میری امت پر واجب ہے کہ وہ ابوبکر کا شکر یہ ادا کرے۔ اور ان سے محبت کرتی رہے۔

☆ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جس کو بھی

اسلام کی دعوت دی اُس نے پہلے انکار کیا سوائے ابوبکر کے کہ انہوں نے میرے دعوتِ اسلام دینے پر فوراً ہی اسلام قبول کر لیا اور پھر اس پر ثابت قدم رہے۔ (تاریخ الخلفاء ۱۹۸، ابن عساکر)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسئلہ میں میری رائے دریافت فرمائی۔ تو میں نے عرض کی۔ میری رائے وہی ہے جو ابوبکر کی رائے ہیں اس پر آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ ابوبکر غلطی کریں۔ (تاریخ الخلفاء ۱۰۰، ابونعیم، طبرانی)

☆ حضرت حصہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا آپ نے اپنی علالت کے ایام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنایا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں! میں نے نہیں بنایا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے بنایا تھا (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں امام بنایا تھا) (تاریخ الخلفاء ۱۱۲، ابن عساکر)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو وہ رو پڑے اور فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے اعمال اُن کے ایک دن کے اعمال جیسے یا اُن کی ایک رات کے اعمال جیسے ہوتے۔ پس رات تو وہ رات ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف چلے۔ جب غار تک پہنچے تو عرض گزار ہوئے۔ خدا کی قسم! آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر اس میں کوئی چیز ہے تو اس کی تکلیف آپ کی جگہ مجھے پہنچے۔ پھر وہ داخل ہوئے اور غار کو صاف کیا۔ اس کی ایک جانب سوراخ تھے وہ اپنی ازار کو پھاڑ کر انہیں بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے تو انہیں اپنی ایڑیوں سے روک لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ تشریف لے آئیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور ان کی گود میں سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ پاس ایک سوراخ میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیر میں ڈنگ مارا گیا تو انہوں نے اس ڈر سے حرکت نہ کی کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو جائیں گے لیکن ان کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی چہرے پر گر پڑے۔ فرمایا کہ ابوبکر! کیا بات ہے؟ عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے ڈنگ مارا گیا

ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے لعاب دہن لگا دیا تو ان کی تکلیف جاتی رہی پھر اس ذہر نے عود کیا اور وہی انکی وفات کا سبب بنا۔

اُن کا دن وہ دن ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو اس وقت بعض اہل عرب مرتد ہو گئے اور کہا ہم زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے تو انہوں نے فرمایا۔ اگر کوئی اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی بھی روکے گا تو میں اس کے ساتھ جہاد کروں گا میں عرض گزار ہوا کہ اے خلیفہ رسول ﷺ! لوگوں سے الفت کیجئے اور ان سے نرمی کا سلوک فرمائیے انہوں نے مجھ سے فرمایا۔

تم جاہلیت میں بہادر تھے۔ تو کیا اسلام لا کر بزدل ہو گئے؟ بے شک وہی منقطع ہو گئی۔ دین مکمل ہو گیا۔ یہ دین میرے جیتے جی بدل جائے گا؟ (مکتوبہ)

25- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر تمام اہل زمین ایمان ایک پلہ میں اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان دوسرے پلہ میں رکھ کر وزن کیا جائے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کا پلہ ہماری رے گا۔ (تاریخ الخلفاء ۱۲۱ شعب الایمان للبیہقی)

26- حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت **وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُواْ اَنْفُسَكُمْ** (ترجمہ اور اگر ہم اُن پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو) نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اگر آپ مجھے حکم دیتے کہ میں خود کو قتل کر لوں تو میں خود کو ضرور قتل کر دیتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ (تاریخ الخلفاء ۱۱۲ بن ابی حاتم)

27- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اس کا اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتیں پسند کر لے۔ یا آخرت کی نعمتیں جو اللہ کے پاس ہیں تو اُس نے آخرت کی نعمتیں پسند کر لیں۔ یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کاش ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ ہمیں تعجب ہوا کہ حضور ﷺ کسی شخص کا ذکر فرما رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہو جائیں۔ بعد میں ہمیں علم ہوا کہ وہ صاحب اختیار بندے خود حضور ﷺ

ہی تھے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔ (بخاری، مسلم)

28- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا، یہ بتاؤ کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! سب سے زیادہ بہادر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں سنو! جنگ بدر میں ہم نے رسول کریم ﷺ کے لئے ایک سائبان بنایا تھا۔ ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس سائبان کے نیچے حضور کے ساتھ کون رہے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مشرک آقا و مولیٰ ﷺ پر حملہ کر دے۔ خدا کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہاتھ میں برہنہ تلوار لیے ہوئے حضور ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر کسی مشرک کو آپ کے پاس آنے کی جرات نہ ہو سکی۔ اگر کوئی ناپاک ارادے سے قریب بھی آیا تو آپ فوراً اس پر ٹوٹ پڑے۔ اس لئے آپ ہی سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (تاریخ الخلفاء ۱۰۰ اسناد بزار)

یعنی اُس افضل الخلق بعد اُرسل
ثانی اثین، ہجرت پہ لاکھوں سلام

☆ ☆ ☆

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن
میزان میں سب سے وزنی چیز جو رکھی جائے
گی وہ بندے کا حسن اخلاق ہے۔

فضیلتِ علم

محمد ایش صدیقی ایڈووکیٹ اسلام آباد

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علم دین جاننے والوں کی بزرگی اور فضیلت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم دیا گیا ہے بہت سے درجات بلند فرمائے گا۔

ہمارے حضور اکرم ﷺ نے بہت سی حدیثوں میں علم دین کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور علم دین پڑھنے اور پڑھانے والوں کی بزرگیوں اور ان کے مراتب و درجات کی عظمتوں کا بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا۔

حدیث:- عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان و زمین والے، یہاں تک کہ چوٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی، سب اس کی بھلائی چاہنے والے ہیں جو عالم کہ لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۳۳)

حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھتا پڑھاتا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۷)

حدیث:- عالموں کی دواتوں کی روشنائی قیامت کے دن شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر غالب ہو جائے گی (خطیب)

حدیث:- علماء کی مثال یہ ہے کہ جیسے آسمان میں ستارے ہیں جن سے نسیم اور خشکی میں راستہ کا پتہ چلتا ہے اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے (احمد)

حدیث:- ایک عالم ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے)

آج کل مسلمان مردوں اور عورتوں میں علم دین سیکھنے اور سکھانے اور دین کی باتوں کے جاننے کا جذبہ اور ذوق و شوق تقریباً مٹ چکا ہے اس لئے ہر طرف بے دینی اور لامذہبیت کا سیلاب بڑھتا جا رہا ہے ہزاروں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دین و مذہب سے آزاد، خدا اور رسول سے بیزار ہو کر جانوروں کی طرح بے لگام ہو رہے ہیں۔ بلکہ بہت سے تو خدا تعالیٰ ہی کا انکار کر بیٹھے ہیں اور مانتے ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ اس بے دینی کے طوفان کا ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے خود بھی علم دین کا علم پڑھنا چھوڑ دیا اور اپنے بچوں کو بھی علم دین نہیں پڑھایا اس لئے بے حد ضروری ہے کہ مسلمان مرد و عورت خود بھی فرصت نکال کر دین کی ضروری باتوں کا علم حاصل کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو ضروری باتیں بچپن ہی سے بتاتے اور سکھاتے رہیں اگر اپنے بچوں کو علم دین پڑھا کر عالم نہیں بنا سکتے تو کم سے کم ان کو دین کا اتنا علم تو سکھادیں کہ وہ مسلمان باقی رہ جائیں۔



یورپ کی تاریخ کا سب سے بڑا میلاد النبی ﷺ کا جلوس اور اجتماع میلاد النبی ﷺ 20 اپریل 2014 برمنگھم انگلینڈ میں انعقاد پذیر ہوگا۔ نورثی وی پر براہ راست نشر ہوگا۔ ایمان کی تازگی کے لئے دیکھنا نہ بھولے۔

زیر صدارت و خطاب

سر تاج الاولیاء حضرت علامہ پیر

محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب

چیئر مین نورثی وی

سلسلہ نقشبندیہ

جمال نقشبند سے انتخاب پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قرنی

نقشبندیہ وہ سلسلہ تصوف ہے جس کی نسبت اطاعت حضرت صدیق اکبر ؑ کے واسطے سے حضور اکرم ؐ تک ہے اس سلسلہ کو یہ منفرد شرف حاصل ہے کہ تمام سلاسل تصوف میں یہ واحد سلسلہ ہے جو حضرت ابوبکر ؓ سے انتساب رکھتا ہے اسی لئے مشائخ نقشبندیہ اس واسطے پر فخر بھی کرتے ہیں اور اسے اپنا خصوصی امتیاز بھی گردانتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے اس دقیق مسئلہ پر نہایت احتیاط مگر پر وقار انداز سے بحث کی ہے۔ انبیاء سابقین ؑ سے مناسبت طبع رکھنے کے حوالے سے حضرت صدیق اکبر ؑ کی نسبت کا میلان حضرت ابراہیم ؑ کی طرف بتایا ہے اور حضرت علی ؑ کی حضرت عیسیٰ ؑ سے مناسبت کا ذکر کیا ہے اور اکثر سلسلہ ہائے ولایت کا حضرت علی ؑ سے منسوب ہونے کو اسی نسبت کی وجہ قرار دیا ہے فرماتے ہیں۔

”چونکہ حضرت عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اس لئے نبوت کی جانب سے ولایت کی طرف ان میں غالب ہے حضرت امیر ؑ میں بھی اس مناسبت کے باعث ولایت کی طرف غالب ہے۔“

پھر اس غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہیں کہ کسی حالت اور کسی مرتبے میں ولایت نبوت سے افضل ہے اس پر آپ کا تبصرہ ہے۔

”اور جنہوں نے کہا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے وہ ارباب سکر اور اولیائے غیر مرجوع میں سے ہیں۔ جن کو کمالات نبوت سے زیادہ حصہ حاصل نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ

”فقیر نے اپنے بعض رسالوں میں تحقیق کی ہے کہ نبوت ولایت سے افضل ہے اگرچہ اسی نبی کی، ولایت ہو اور یہی حق ہے اور جس نے اس کے خلاف کہا وہ مقام نبوت کے کمالات سے جاہل ہے۔“

اس بنیاد پر حضرت مجدد ؒ کا فیصلہ ہے کہ

”اولیاء کے تمام سلسلوں کے درمیان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق ؑ کی طرف منسوب ہے۔ پس صحو کی نسبت ان میں غائب ہوگی اور ان کی دعوت اتم ہوگی اور حضرت صدیق اکبر ؑ کے کمالات ان پر ظاہر ہوں گے۔“

اس کا سبب بھی ایک مکتوب میں بیان کرتے ہیں فرمایا

”اے برادر اس طریق کے سر حلقہ حضرت صدیق اکبر ؑ ہیں۔ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تحقیقی طور پر تمام بنی آدم سے افضل ہیں اور اسی اعتبار سے اس طریق کے بزرگ واروں کی عبارتوں میں آیا ہے کہ ہماری نسبت تمام نسبتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ ان کی نسبت جس سے مراد حضور آگاہی ہے یعنی یہ حضرت صدیق اکبر ؑ کی نسبت اور حضور ؐ ہے۔“

یہ تو نقشبندی بزرگوں کی رائے تھی جن کے امام حضرت خواجہ نقشبند ؒ کا ایک قول حضرت مجدد ؒ نے نقل کیا ہے۔

فرمایا۔ ہمارا طریقہ سب طریقوں سے اقرب ہے۔

یہ سب دعوے شکر و امتنان کے روئے ہیں ہر مرید کو اپنے طریقے کی نسبت پر فخر ہونا چاہیے کہ سب سلاسل اس اصل ثابت تک رسائی کے وسیلے ہیں۔ کسی کو دعویٰ ہے کہ اس کا راستہ زیادہ موصول ہے تو کسی کو اپنے طریقے کی نسبتوں کی استواری پر یقین ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ نسبتوں پر مکمل اعتماد اور ان سلاسل سے مضبوط پیوستگی ہی جادہ مستقیم پر رواں دواں رہنے کی نوید ہے سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت عظیم ہے اور ان کی سر حلقہ وہ جو دگرامی ہے جس کی فضیلت و اکملیت پر تو تمام امت کو اتفاق ہے ان کی نسبت روحانی کی یکتائی پر کاملین سلسلہ تصوف کو اعتماد ہے۔ حضرت داتا گنج ؒ جو اکابر صوفیاء میں سے بہت رفیع الشان بزرگ ہیں جن کی علمی فضیلت اور عملی سبقت بھی سب پر عیاں ہیں فرماتے ہیں۔

”حق و صداقت کی راہ میں اگر تم صوفی بننا چاہو تو جان لو کہ صوفی ہونا حضرت صدیق

اکبر ؑ کی صفت ہے۔“

پھر فرماتے ہیں

”صفائے باطن کے لئے کچھ اصول و فروع ہیں ایک اصل تو یہ ہے کہ دل کو قافی سے خالی کر لے اور فروع یہ ہے کہ مکرو فریب سے بھرپور دنیا دے دل کو خالی کر دے یہ دونوں صفتیں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کی ہیں اس لئے آپ طریقت کے رہنماؤں کے امام ہیں کہ آپ کا قلب مبارک اغیار سے خالی تھا۔

اس کی تائید کے لئے اُن واقعات کی طرف اشارہ کیا جو حضور اکرم ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے وقت پیش آئے کہ اک کھرام بپا ہوا۔ ہر کوئی بے کل تھا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر فاروقؓ تلوار لے کر سامنے آئے کہ جس نے بھی کہا کہ نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہو گیا میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ اسی ہیجان خیز لمحات میں طمانیت کا روپ جس نے عطا کیا وہ حضرت صدیق اکبر ؓ تھے وہی واقف اسرار قرار پائے اور وہی مضطرب لمحوں میں قیادت کے اہل ٹھہرے۔ پھر حضرت داتا گنج بخش ؒ نے ایک اور واقعہ کا حوالہ دیا فرماتے ہیں۔

”حضرت صدیق اکبر ؓ کی دوسری شان کہ آپ کا قلب مبارک دنیا سے غدار سے خالی تھا۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ آپ کے پاس جتنا مال و منال اور غلام و بردے وغیرہ تھے سب راہ خدا میں دے کر ایک کھل اوڑھ کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اُس وقت حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”اے صدیق تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا۔ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ جب بندہ کا دل دنیاوی صفات سے آزاد ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیاوی کدورتوں سے اُسے پاک و صاف کر دیتا ہے یہ تمام صفتیں صافی صادق کی ہیں۔“

نقشبندیہ اسی اعزاز نسبت کو اپنا سرمایہ تصوف سمجھتے ہیں اور جس طرح حضرت صدیق اکبر ؓ نے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا حتیٰ کہ احکام رسول ﷺ پر خلوص و محبت سے عمل پیرا ہونا اپنا وظیفہ حیات بنالیا۔ اسی اتباع کو اپنے لئے وجہ نجات گردانتے ہیں۔

نقشبندیہ بزرگ اپنے سلسلے کے اعزازات کو باعث فخر بھی سمجھتے ہیں اور واجب اتباع

بھی، اُن کے اعزازات کی فہرست طویل ہے مثلاً اُن کا ارشاد ہے کہ نقشبندی نسبت کا امتیاز یہ ہے کہ وہ نسبت صدیقی رکھتی ہے جو ہمہ تن اطاعت شعار اور ہمہ جہت قبیح ہونے کا پیغام ہے۔

اُن کے ہاں اتباع رسالت ہی معیار نجات ہے ہر وہ عمل جو شریعت مطہرہ سے انحراف کا نشان قرار پائے روکے جانے کے قابل ہے۔

اسی بناء پر حضرت مجدد ؒ کا فرمان ہے کہ وہ طریقہ جو اسبق، اوفیٰ اور اسلم اور احکم، اصدق، اولیٰ، اجمل و ارفع اور اکمل ہے وہ طریقہ نقشبندیہ ہے۔

مشائخ نقشبندیہ اس نسبت صدیقی پر فخر کرتے ہیں اور اپنے سلسلے کی صیانت و رفعت کا اسی نسبت کو سبب گردانتے ہیں اس نسبت کا یہ فیضان سمجھتے ہیں کہ یہ طریقہ اتباع سنت کے لئے بڑا گرم جوش ہے۔

اصحاب محبت سے گزارش

ہر صاحب ایمان ۲۲ جمادی الثانی یوم

وصال مبارک حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ پر

نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے محفل پاک

سجا کر ذکر صدیقی سے سینے روشن فرمائیں۔

خدام:- محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

باتیں کام کی۔ غلطیاں انسان کی

محمد جمیل صدیقی

(۱) اس خیال میں ہمیشہ گن رہنا کہ جوانی اور تندرستی ہمیشہ رہے گی۔ (۲) مصیبتوں میں بے صبر بن کر چیخ و پکار کرنا (۳) اپنی عقل کو سب سے بڑھ کر سمجھنا (۴) دشمن کو حقیر سمجھنا (۵) بیماری کو معمولی سمجھ کر شروع میں علاج نہ کرنا (۶) اپنی رائے پر عمل کرنا اور دوسرے لوگوں کے مشوروں کو ٹھکرا دینا۔ (۷) کسی بدکار کو بار بار آزمائش بھی اس کی چالپوسی میں آجانا۔ (۸) بیماری میں خوش رہنا اور روزی کی تلاش نہ کرنا۔ (۹) اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اسے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کرنا۔ (۱۰) آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا۔ (۱۱) لوگوں کی تکلیف میں شریک نہ ہونا اور ان سے امداد کی امید رکھنا۔ (۱۲) ایک دوہی ملاقات میں کسی شخص کی نسبت کوئی اچھی یا بری رائے قائم کر لینا۔ (۱۳) والدین کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے خدمت کی امید رکھنا۔ (۱۴) کسی کام کو اس خیال سے ادھورا چھوڑ دینا کہ پھر کسی وقت مکمل کر لیا جائے گا۔ (۱۵) ہر شخص سے بدی کرنا اور لوگوں سے اپنے لئے نیکی کی توقع رکھنا۔ (۱۶) گمراہوں کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا۔ (۱۷) کوئی عمل صالح کی تلقین کرے تو اس پر دھیان نہ دینا۔ (۱۸) خود حرام و حلال کا خیال نہ کرنا اور دوسروں کو بھی اس راہ پر لگانا۔ (۱۹) جھوٹی قسم کھا کر جھوٹ بول کر، دھوکا دے کر اپنی تجارت کو فروغ دینا۔ (۲۰) علم دین اور دینداری کی عزت نہ سمجھنا۔ (۲۱) خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا۔ (۲۲) فقیروں اور سائکلوں کو اپنے دروازہ سے دھکا دے کر بھگا دینا۔ (۲۳) ضرورت سے زیادہ بات چیت کرنا۔ (۲۴) اپنے پڑوسیوں سے بگاڑ رکھنا۔ (۲۵) بادشاہوں اور امیروں کی دوستی پر اعتبار کرنا۔ (۲۶) خواہ مخواہ کسی کے گھریلو معاملات میں دخل دینا۔ (۲۷) بغیر سوچے سمجھے بات کرنا۔ (۲۸) تین دن سے زیادہ کسی کا مہمان بننا۔ (۲۹) اپنے گھر کا مجید دوسروں پر ظاہر کرنا۔ (۳۰) ہر شخص کے سامنے اپنے دکھ درد بیان کرنا۔

غرور و تکبر

انتخاب محمد آصف صدیقی سدھے شیخ

غرور و تکبر یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں، دینداری یا حسب و نسب میں یا مال و سامان میں عزت و آبرو میں یا کسی اور بات میں دوسروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے، یہ بہت بڑا گناہ اور نہایت ہ قابل نفرت خصلت ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا وہ جہنم میں (ہمیشہ کے لئے) نہیں جائے گا اور جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا جنت میں سزا بھگتنے کے بعد داخل ہوگا۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ہر سرکش اور سخت دل اور متکبر جہنمی ہے۔ اسی طرح ایک تیسری حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ تین آدمی وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف رحمت کی نظر فرمائے گا، نہ انہیں گناہوں سے پاک کریگا۔ بلکہ ان لوگوں کو دردناک عذاب دے گا۔ ایک بڑھاڑنا کار، دوسرا جھوٹا بادشاہ، تیسرا متکبر فقیہ۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۳۳، اصح المطابع)

دنیا بھر کے لوگ بھی محذور اور گھمنڈی مردوں اور عورتوں کو بڑی حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں یہ اور بات ہے کہ اس کے ڈر سے اور اس کے فتنوں سے بچنے کے لئے ظاہر میں لوگ اس کی آؤ بھگت کر لیتے ہیں مگر دل میں اس کو انتہائی برا سمجھ کر اس سے بے انتہا نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں، چنانچہ جب متکبر آدمی پر کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو کسی کے دل میں ہمدردی اور مروت کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ لوگوں کو ایک طرح کی خوشی ہوتی ہے۔ بہر حال! گھمنڈ و غرور اور شیخی مارنا جیسا کہ اکثر مالدار مردوں اور عورتوں کا طریقہ ہے یہ بہت ہی بڑا گناہ اور بہت ہی خراب عادت ہے۔

اگر آدمی اتنی بات سوچ لے کہ میں ایک ناپاک قطرہ سے پیدا ہوا ہوں اور میرے پاس جو بھی مال یا کمال ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اور جب وہ چاہے ایک سیکنڈ میں سب لے لے۔ پھر میں گھمنڈ کس بات پر کروں اور اپنی کوئی خوبی پر شیخی ماروں، تو انشاء اللہ یہ بُری خصلت اور خراب عادت بہت جلد چھوٹ جائے گی۔

سَفِيحُ رَسُولِ سَرَتَاجِ الْأَوَّلِيَّاءِ عَالِمِي بُلُغِ اسْلَامِ بِسِيَرِ شَفَقَتِ مُجْتَمَعِ رُوحِي ثَانِي
پیر محمد علاؤ الدین صدیقی

کے اُمرتِ سلمہ کے لیے عظیم تحائف

انٹرنیشنل محی الدین اسلامی یونیورسٹی

محی الدین اسلامی میڈیکل کالج و ہسپتال

پاکستان سمیت دنیا بھر میں بنی مدارس

انٹرنیشنل محی الدین ٹرسٹ • محی الدین انٹرنیشنل گرلز کالج انگلینڈ

کثیر تعداد میں مساجد کا قیام

متاثرین زلزلہ و متاثرین سیلاب کے بے سہارا بچوں و بچیوں کی تعلیم و تربیت و کفالت کا اہتمام

سرزمینِ فیصل آباد میں ایک عظیم الشان

مرکزی جامع مسجد محی الدین

سدھارہاں بالمقابل نیوسنری منڈی میں آٹھ کنال پر مشتمل ہے، مسجد کی خوبصورتی دعوتِ نظارہ دے رہی ہے مسجد کیساتھ وسیع رقبہ محی الدین کالجز کیلئے مختص ہے جو انشاء اللہ جلد ہی تعمیراتی مراحل طے کرے گا

NOOR TV

نور ٹی وی مکمل اسلامی فیملی چینل ہے علمی و روحانی پیاس بجھانے کیلئے عشقِ رسول ﷺ کے حصول کیلئے مرشدِ کرم حضور پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب کا درسِ مثنوی روزانہ نور ٹی وی پر سنئے اور دیکھئے

پیش قدمی نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کیلئے تو ہے کوئی نیا کوئی والا ہے (قرآن)

یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآن عام ہو جائے
 ہر اک پرچہ سے اونچا پرچہ لدا ہو جائے

عظیم خوشخبری

8 کنال پر مشتمل



جامع مسجد محی الدین

سدھارہاں منڈی
 جنت و فیصل آباد

اپنے ہونہار بچوں کو دینی علمی ادبی تعلیم و تربیت کیلئے داخل کروائیں

شعبہ حفظ القرآن

تجوید و قرأت

افان علی حکمت واقعہ نور حقیقت
 سَفِيحُ رَسُولِ سَرَتَاجِ الْأَوَّلِيَّاءِ مُرَشِدِ کَرِیم
 حضرت علامہ

پیر محمد علاؤ الدین صدیقی

زیتِ بجاہ آستانہ عالیہ ماں شریف آراؤ شریف
 پادری محی الدین صدیقی • اہل حق و سچ کے لیے نور و ہدایت کا چراغ ہے

چندویں محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل چندویں نور و دی

محی الدین صدیقی

جامعہ

داخلہ جاری ہے

محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد



عاليان

AALIYAN'S[®]
www.aaliyans.com

Casual Wears

Party Wears

Wedding Wears

Ladies Uppers

Ladies Jeans

 **STANDARD**
INDUSTRIES

Faisalabad

1307-B Peoples Colony,
Opp. Burj Bank,
Chen One Road

P-3, Tufail Plaza,
Hockey Stadium,
Madina Town

Islamabad

The Centaurus,
Shop # 357 3rd Floor,
Jinnah Avenue, F-8